

# دانی ایل کی کتاب - نمبر ایک سو سترہ

عنقریب آنے والے اتوار کے قانون کا انکشاف: فرار کی علامت کا مثالیاتی تجزیہ

Jeff Pippenger

2024-03-05

سسٹر وائٹ جلد آنے والے اتوار کے قانون کو اس "علامت" کے طور پر بیان کرتی ہیں جس کی تمثیل سن 66 میں رومی لشکروں کے یروشلم کو گھیر لینے سے ہوئی تھی، اور ایسا کرتے ہوئے وہ ایسے طبقے کی نشاندہی کرتی ہیں جن کی آنکھیں ہیں مگر دیکھتی نہیں، اور کان ہیں مگر سنتے نہیں۔

ابدیت ہمارے سامنے پھیلی ہوئی ہے۔ پردہ اٹھنے والا ہے۔ ہم جو اس سنجیدہ اور ذمہ دار منصب پر فائز ہیں، ہم کیا کر رہے ہیں، کس سوچ میں ہیں کہ آسائش کی خود غرض محبت سے چمٹے ہوئے ہیں جبکہ ہمارے گرد روحیں ہلاک ہو رہی ہیں؟ کیا ہمارے دل یکسرے حس ہو گئے ہیں؟ کیا ہم محسوس یا سمجھ نہیں سکتے کہ دوسروں کی نجات کے لیے ہمیں کام کرنا ہے؟ بھائیو، کیا تم اُن لوگوں میں سے ہو جو آنکھیں رکھتے ہوئے بھی دیکھتے نہیں اور کان رکھتے ہوئے بھی سنتے نہیں؟ کیا خدا نے اپنی مرضی کا علم تمہیں یوں ہی لے کر دیا ہے؟ کیا اس نے تمہیں ایک کے بعد ایک تنبیہ لے کر فائدہ بھیجی ہے؟ جو کچھ زمین پر آنے والا ہے اس بابت ابدی سچائی کے اعلانات پر کیا تم ایمان رکھتے ہو، کیا تم یہ مانتے ہو کہ خدا کے فیصلے لوگوں پر منڈلا رہے ہیں، اور پھر بھی تم سستی، لاپرواہی اور عیش پسندی میں آرام سے بیٹھ رہ سکتے ہو؟

"اب اب خدا کے لوگوں کے لیے وقت نہیں کہ وہ اپنی محبتیں دنیا میں جما دیں یا اپنا خزانہ دنیا میں جمع کریں۔ وہ وقت زیادہ دور نہیں جب، ابتدائی شاگردوں کی مانند، ہمیں ویران اور تنہا مقامات میں پناہ ڈھونڈنے پر مجبور ہونا پڑے گا۔ جس طرح رومی افواج کے ہاتھوں یروشلم کا محاصرہ یہودیہ کے مسیحیوں کے لیے فرار کا نشان تھا، اسی طرح ہماری قوم کی جانب سے پاپائی سبت کے نفاذ کے فرمان میں اقتدار سنبھال لینا ہمارے لیے انتباہ ہوگا۔ تب بڑے شہروں کو چھوڑنے کا وقت ہوگا، اس تیاری کے طور پر کہ بعد ازاں چھوٹے شہروں کو بھی ترک کر کے پہاڑوں کے درمیان الگ تہلگ مقامات میں واقع گوشہ نشین گھروں کی طرف چلے جائیں۔" Testimonies, volume 5, 464

امریکہ میں جلد آنے والا اتوار کا قانون وہ تنبیہی اشارہ (علامت) ہے، 'بڑے شہروں کو چھوڑ دینے کا، اور تیاری کے طور پر چھوٹے شہروں کو بھی چھوڑ کر پہاڑوں کے درمیان الگ تہلگ مقامات میں گوشہ نشینی کے گھروں میں جا بسنے کا۔' لودیکیائی ایڈونٹزم بڑی حد تک اس سے لے خبر ہے کہ امریکہ میں اتوار کے قانون کا بحران کتاب 'دی گریٹ کنٹروورسی' میں بیان کی گئی 'علامت' کی تکمیل ہے۔ اس کی تمثیل ساڑھے تین برس کے آغاز میں ظاہر ہونے والی 'علامت' سے ملتی ہے۔ وہ 'علامت' جو سن 66 میں آنے والے یروشلم کے پہلے محاصرے میں پوری ہوئی تھی، اور وہ اس 'علم' کی تمثیل ہے جو جلد آنے والے اتوار کے قانون کے وقت بلند کیا جائے گا۔

یروشلم کی حقیقی تباہی 70 عیسوی میں ٹائٹس کے ہاتھوں سرانجام دی گئی، اور ٹائٹس کے محاصرے کی پیشگی مثال 66 عیسوی میں سیستیس کے محاصرے میں قائم ہو چکی تھی، کیونکہ یسوع ہمیشہ کسی چیز کے انجام کو اس کی ابتدا کے ذریعے واضح کرتے ہیں۔ 'فرار ہونے کا نشان' جو یسوع نے دیا تھا، وہ سیستیس کا ابتدائی محاصرہ تھا، ٹائٹس کا محاصرہ نہیں۔ ایک ابتدا کا محاصرہ تھا، دوسرا انجام کا محاصرہ۔

یروشلم کی تباہی میں ایک بھی مسیحی ہلاک نہ ہوا۔ مسیح نے اپنے شاگردوں کو پیشگی تنبیہ دی تھی، اور جن جن نے اُس کے الفاظ پر ایمان لایا وہ وعدہ کردہ نشان کے منتظر رہے۔ "جب تم یروشلم

کو لشکروں سے گھرا ہوا دیکھو،" یسوع نے کہا، "تو جان لو کہ اس کی ویرانی نزدیک ہے۔ تب جو یہودیہ میں ہوں وہ پہاڑوں کی طرف بھاگیں؛ اور جو اس کے بیچ میں ہوں وہ نکل جائیں۔" لوقا 21:20، 21۔ رومیوں نے سیستینس کی قیادت میں جب شہر کا محاصرہ کر لیا، تو عین اس وقت جب ہر چیز فوری حملے کے لیے موافق نظر آتی تھی، انہوں نے غیر متوقع طور پر محاصرہ اٹھا لیا۔ محصورین کامیاب مزاحمت سے مایوس ہو کر ہتھیار ڈالنے ہی والے تھے کہ رومی جنرل نے بغیر کسی ظاہر سبب کے اپنی فوجیں واپس بلا لیں۔ لیکن خدا کی رحیمانہ عنایت اپنی قوم کی بھلائی کے لیے واقعات کی رہنمائی کر رہی تھی۔ منتظر مسیحیوں کو وعدہ کیا ہوا نشان دے دیا گیا تھا، اور اب ہر اُس شخص کے لیے موقع فراہم ہوا جو چاہے کہ نجات دہندہ کی تنبیہ پر عمل کرے۔ یوں بندوبست کیا گیا کہ نہ یہودی اور نہ رومی مسیحیوں کے فرار میں رکاوٹ ڈال سکیں۔ سیستینس کے پسپا ہوتے ہی یہودی یروشلم سے نکل کر اس کی واپس ہٹتی ہوئی فوج کے تعاقب میں لگ گئے؛ اور جب دونوں لشکر اس طرح پوری طرح مصروف ہو گئے تو مسیحیوں کو شہر چھوڑنے کا موقع مل گیا۔ اسی وقت ملک بھی اُن دشمنوں سے خالی ہو گیا تھا جو انہیں راستے میں روکنے کی کوشش کر سکتے تھے۔ محاصرے کے وقت یہودی عید خیام منانے کے لیے یروشلم میں جمع تھے، اور یوں ملک بھر کے مسیحی بے روک ٹوک نکل بھاگنے کے قابل ہوئے۔ وہ بلا تاخیر ایک محفوظ مقام کی طرف نکل گئے—یعنی دریائے اردن کے پار سرزمین پیریا میں واقع شہر پیلہ کی طرف۔ عظیم کشمکش، 30۔

سن 66 عیسوی میں سیستینس کے ہاتھوں یروشلم کا محاصرہ اُس تنبیہی "علامت" کی تکمیل تھا جسے مسیح نے اُس تاریخ کے مسیحیوں کے لیے درج کیا تھا، لیکن 70 عیسوی میں ٹائٹس کے محاصرے نے فرار ہونے کے لیے کوئی "علامت" نہ دی۔ اس محاصرے کے دوران شہر میں کوئی مسیحی باقی نہ تھا، اور اُس آخری محاصرے کے نتیجے میں یروشلم کی تباہی واقع ہوئی، اور یروشلم کی تباہی میں "ایک بھی مسیحی ہلاک نہیں ہوا"، کیونکہ مسیحی اس تاریخ کے آغاز ہی میں نکل بھاگے تھے۔

یہودی افواج، سیستینس اور اس کی فوج کا پیچھا کرتے ہوئے، ان کے عقب پر اس شدت سے حملہ آور ہوئیں کہ ان کی مکمل تباہی کا خطرہ لاحق ہو گیا۔ رومی بڑی مشکل سے پسپا ہونے میں کامیاب ہوئے۔ یہودی تقریباً بغیر کسی نقصان کے بچ نکلے، اور اپنے مال غنیمت کے ساتھ فتح مندی سے یروشلم لوٹ آئے۔ مگر یہ ظاہری کامیابی انہیں صرف نقصان ہی دے گئی۔ اس نے ان میں رومیوں کے خلاف ہٹ دھرمی پر مبنی ایسی مزاحمت کی روح پیدا کر دی جس نے بہت جلد اس بدقسمت شہر پر ناقابل بیان مصیبت نازل کر دی۔

جب ٹائٹس نے محاصرہ دوبارہ شروع کیا تو یروشلم پر جو آفات نازل ہوئیں وہ نہایت ہولناک تھیں۔ عید فصح کے وقت شہر کو محصور کر لیا گیا، جب اس کی فصیلوں کے اندر لاکھوں یہودی جمع تھے۔ دی گریٹ کونٹروورسی، 31۔

سال 66 کی عید خیام سے سال 70 کے فصح تک ساڑھے تین سال ہوتے ہیں، جو نبوتی طور پر بارہ سو ساٹھ دن بنتے ہیں۔ سال 66 سے سال 70 تک بت پرست روم نے مقدس مقام اور لشکر کو پامال کیا، بالکل اسی طرح جس طرح پاپائی روم نے سال 538 سے 1798 تک بیالیس ماہ تک مقدس شہر کو روندتا رہا۔

لیکن جو صحن ہیکل کے باہرے اسے چھوڑ دے، اور اسے ناپ نہ؛ کیونکہ وہ غیروں کو دے دیا گیا ہے؛ اور وہ مقدس شہر کو بیالیس مہینے پامال کرتے رہیں گے۔ مکاشفہ 11:2

بت پرست روم اور پاپائی روم دونوں نے بارہ سو ساٹھ دن (سال) تک یروشلم کو پامال کیا، اور یوں یہ نشان دہی ہوتی ہے کہ جدید روم آخری ایام کے روحانی یروشلم کو بارہ سو ساٹھ دن کی علامتی مدت تک پامال کرے گا۔ یہ علامتی مدت اس وقت شروع ہوگی جب ریاستہائے متحدہ میں جلد آنے والا اتوار کا قانون نافذ ہوگا، جب مہلک زخم شفا پائے گا۔

اور میں نے اُس کے سروں میں سے ایک کو گویا جان لیوا طور پر زخمی دیکھا؛ اور اُس کا مہلک زخم اچھا ہو گیا؛ اور تمام دنیا اُس حیوان کے پیچھے حیران رہ گئی۔ اور انہوں نے اُس اژدہا کی پرستش کی جس نے حیوان کو قدرت بخشی تھی؛ اور انہوں نے حیوان کی بھی پرستش کی، یہ کہتے ہوئے، کون حیوان کی مانند ہے؟ اور کون ہے جو اُس سے جنگ کر سکے؟ اور اُسے ایک ایسا منہ دیا گیا جو بڑی بڑی باتیں اور کفر بکنے والا تھا؛ اور اُسے بیالیس مہینے تک عمل میں رہنے کا اختیار دیا گیا۔ مکاشفہ 3:13-5۔

پاپائی ظلم و ستم کے علامتی بیالیس مہینے اتوار کے قانون کے بحران کی 'گھڑی' ہیں۔ وہ 'گھڑی' ایک 'علامت' (علم) سے شروع ہوتی ہے اور 'علامت' پر ختم ہوتی ہے۔ اتوار کے قانون پر اس علم کی 'علامت' باعث بنے گی کہ جو بھی مسیحی ابھی تک بابل میں ہیں وہ اس شاندار مقدس پہاڑ کی طرف بھاگ جائیں جسے دیگر پہاڑیوں پر بلند (اٹھایا) کیا گیا ہے۔

اور آخری ایام میں ایسا ہوگا کہ خداوند کے گھر کا پہاڑ پہاڑوں کی چوٹی پر قائم ہوگا اور پہاڑیوں سے بھی بلند کیا جائے گا، اور سب قومیں اس کی طرف امڈ آئیں گی۔ اور بہت سے لوگ جائیں گے اور کہیں گے: 'اُو، ہم خداوند کے پہاڑ پر چڑھیں، یعقوب کے خدا کے گھر میں جائیں؛ وہ ہمیں اپنی راہوں کی تعلیم دے گا اور ہم اس کے راستوں میں چلیں گے، کیونکہ شریعت صیون سے نکلے گی اور خداوند کا کلام یروشلم سے۔ یسعیاہ 2:2، 3۔

اتوار کی عبادت کو لازم کرنے والے فرمان کے وقت شہروں سے ہجرت کی نمائندگی سن 66 میں مسیحیوں کی ہجرت اور سن 538 میں کلیسیا کی بیابان کی طرف ہجرت، دونوں نے کی۔

اور وہ عورت بیابان میں بھاگ گئی، جہاں خدا کی طرف سے اس کے لیے ایک جگہ تیار کی گئی تھی، تاکہ وہاں ایک ہزار دو سو ساٹھ دن تک اس کی پرورش کی جائے۔ مکاشفہ 12:6۔

یروشلم کی تباہی، پہلے محاصرے سے آخری محاصرے تک، ساڑھے تین سال تک جاری رہی، لیکن آنے والی تباہی کے بارے میں ایک تنبیہی پیغام سات سال تک دیا جاتا رہا، پہلے محاصرے سے ساڑھے تین سال قبل اور اس کے ساڑھے تین سال بعد۔

یروشلم کی تباہی کے بارے میں مسیح کی دی ہوئی تمام پیشگوئیاں حرف بہ حرف پوری ہوئیں۔ یہودیوں نے اُس کے تنبیہی کلمات کی سچائی کا تجربہ کیا؛ 'جس پیمانے سے تم ناپتے ہو، اسی سے تمہارے لیے پھر ناپا جائے گا!' متی 7:2۔

نشانیوں اور عجائبات ظاہر ہوئے، جو مصیبت اور ہلاکت کی خبر دے رہے تھے۔ رات کے وسط میں ہیکل اور مذبح پر ایک غیر فطری روشنی چمکی۔ غروبِ آفتاب کے وقت بادلوں پر رتھ اور جنگجو مرد جنگ کے لیے جمع ہوتے ہوئے نظر آئے۔ مقدس مقام میں رات کے وقت خدمت کرنے والے کاہن پراسرار آوازوں سے دہشت زدہ ہو گئے؛ زمین لرز اٹھی، اور بے شمار آوازیں یہ پکارتی سنائی دیں: 'ہم یہاں سے کوچ کریں۔' وہ عظیم مشرقی دروازہ، جو اتنا بھاری تھا کہ بیس آدمیوں سے بھی مشکل سے بند ہوتا تھا، اور جسے لوہے کی بھاری سلاخوں سے، جو ٹھوس پتھر کے فرش میں گہرائی تک پیوست تھیں، مضبوطی سے بند کیا جاتا تھا، آدھی رات کو بغیر کسی ظاہری سبب کے کھل گیا۔ - ملمن، یہودیوں کی تاریخ، کتاب 13۔

"سات برس تک ایک شخص یروشلم کی گلیوں میں بار بار آتا جاتا رہا اور ان مصیبتوں کی منادی کرتا رہا جو شہر پر آنے والی تھیں۔ دن ہو یا رات، وہ ایک بولناک نوحہ پکار پکار کر پڑھتا رہتا: 'مشرق سے آواز! مغرب سے آواز! چاروں ہواؤں سے آواز! یروشلم کے خلاف اور ہیکل کے خلاف آواز! دولہوں اور دلہنوں کے خلاف آواز! تمام قوم کے خلاف آواز!' — ایضاً۔ یہ عجیب ہستی گرفتار کی گئی اور اسے کوڑے مارے گئے، مگر اس کے لبوں سے کوئی شکایت نہ نکلی۔ تذلیل اور ایذا رسانی کے جواب میں وہ صرف یہ کہتا: 'افسوس، افسوس یروشلم پر!' افسوس، افسوس اس کے

باشندوں پر! اس کی تنبیہی پکار اس وقت تک نہ رکھی جب تک وہ اسی محاصرے میں قتل نہ کر دیا گیا جس کی اس نے پیش گوئی کی تھی۔ "The Great Controversy, 29, 30.

سال 70 میں حقیقی یروشلم کی حتمی تباہی سے پہلے "آیات و معجزات" ظاہر ہوئے تھے جنہوں نے "آفت اور ہلاکت" کی نشاندہی کی۔ تنبیہی "نشانیوں" پہلے محاصرے سے قبل ساڑھے تین سال تک اور پھر تباہی تک لے جانے والے ساڑھے تین سال کے دوران بھی ظاہر ہوتی رہیں۔ آنے والی تباہی کی نشاندہی کرنے والی "نشانیوں" (جمع) بھاگ نکلنے کی تنبیہ کے "نشان" نہ تھیں، بلکہ مہلت آزمائش کے قریب الوقوع خاتمے کا اعلان تھیں۔

روحانی یروشلم کی پامالی کے دوران 538 سے 1798 تک، بھاگ نکلنے کی تنبیہ کی "علامت" وہ وقت تھا جب "ویرانی کی مکروہ چیز" واقع ہوئی—یعنی جب "گناہ کا آدمی" "ظاہر" ہوا، "ہلاکت کا فرزند" کے طور پر: جو ہر اس چیز کی مخالفت کرتا اور اپنے آپ کو اس سے بلند کرتا ہے جو خدا کہلاتی ہے یا جس کی عبادت کی جاتی ہے؛ یہاں تک کہ وہ خدا بن کر خدا کے پیکل میں بیٹھتا ہے اور اپنے آپ کو ظاہر کرتا ہے کہ وہ خدا ہے۔

پس جب تم اجاڑنے والی مکروہ چیز کو، جس کا ذکر نبی دانی ایل نے کیا ہے، مقدس مقام میں کھڑی دیکھو، (جو پڑھتا ہے، وہ سمجھ لے۔) متی 24:15.

جب اُس تاریخ کے مسیحیوں نے اُس "علامت" کو پہچانا، تو وہ بارہ سو ساٹھ برس تک بیابان میں پناہ لیے رہے۔

جو وفادار رہنا چاہتے تھے، اُن کے لیے اُن فریب کاریوں اور منکرات کے خلاف ثابت قدم رہنا ایک کڑی جدوجہد کا متقاضی تھا جو پادریانہ لباس میں بھیس بدل کر کلیسیا میں داخل کی گئی تھیں۔ بائبل کو ایمان کے معیار کے طور پر قبول نہیں کیا جاتا تھا۔ مذہبی آزادی کے عقیدے کو بدعت قرار دیا جاتا تھا، اور اس کے حامیوں سے نفرت کی جاتی اور انہیں مطرود ٹھہرایا جاتا تھا۔

"طویل اور سخت کشمکش کے بعد، چند وفاداروں نے فیصلہ کیا کہ اگر مرتد کلیسا اب بھی اپنے آپ کو باطل اور بت پرستی سے آزاد کرنے سے انکار کرے تو وہ اس کے ساتھ ہر طرح کے تعلقات ختم کر دیں گے۔ انہوں نے دیکھا کہ اگر وہ خدا کے کلام کی اطاعت کرنا چاہتے ہیں تو علیحدگی ایک قطعی ضرورت ہے۔ وہ ایسی غلطیوں کو برداشت کرنے کی جرأت نہ کر سکے جو ان کی اپنی روحوں کے لیے مہلک تھیں، اور نہ ہی ایسا نمونہ قائم کر سکتے تھے جو ان کے بچوں اور ان کے بچوں کے ایمان کو خطرے میں ڈال دے۔ امن و اتحاد کے حصول کے لیے وہ ایسے ہر سمجھوتے کے لیے آمادہ تھے جو خدا سے وفاداری کے مطابق ہو؛ لیکن وہ محسوس کرتے تھے کہ اصولوں کی قربانی دے کر حاصل کیا گیا امن بھی بہت مہنگی قیمت پر خریدا گیا ہوگا۔ اگر اتحاد صرف سچائی اور راستبازی پر سمجھوتہ کر کے ہی حاصل ہو سکتا ہے، تو پھر اختلاف ہو، بلکہ جنگ بھی۔" عظیم تنازعہ، 45.

پاپائی ظلم و ستم کے بارہ سو ساٹھ برس کے اختتام کے قریب "نشانیوں" (جمع کی صورت میں) ظاہر ہوئیں؛ اور جس طرح اُن بارہ سو ساٹھ دنوں کے اختتام پر "نشانیوں" ظاہر ہوئیں جب بت پرست روم نے حقیقی یروشلم کو پامال کیا تھا، اسی طرح یہ "نشانیوں" بھی بھاگنے کے اشارے نہ تھیں۔

نجات دہندہ اپنی آمد کی نشانیوں بتاتا ہے، اور اس سے بھی بڑھ کر وہ ان میں سے پہلی نشانی کے ظاہر ہونے کا وقت بھی متعین کرتا ہے: 'فوراً اُن دنوں کی مصیبت کے بعد سورج تاریک ہو جائے گا، اور چاند اپنی روشنی نہ دے گا، اور ستارے آسمان سے گر پڑیں گے، اور آسمانوں کی قوتیں ہلا دی جائیں گی: پھر آسمان میں ابن آدم کی نشانی ظاہر ہوگی: اور تب زمین کی سب قومیں نوحہ کریں گی، اور وہ ابن آدم کو قدرت اور بڑے جلال کے ساتھ آسمان کے بادلوں پر آتے ہوئے دیکھیں گے۔ اور وہ اپنے فرشتوں کو زور دار نرسنگے کی آواز کے ساتھ بھیجے گا، اور وہ اُس کے برگزیدوں کو چاروں ہواؤں سے، آسمان کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک جمع کریں گے.'

عظیم پاپائی ایذا رسانی کے اختتام پر مسیح نے فرمایا کہ سورج تاریک ہو جائے گا اور چاند اپنی روشنی نہ دے گا۔ پھر آسمان سے ستارے گریں گے۔ اور وہ فرماتا ہے، 'انجیر کے درخت سے تمثیل سیکھو: جب اس کی شاخ ابھی نرم ہو اور پتے نکلنے لگیں تو تم جانتے ہو کہ گرمی قریب ہے؛ اسی طرح تم بھی جب یہ سب باتیں دیکھو تو جان لو کہ وہ قریب ہے، بلکہ دروازوں پر ہے۔' متی 24:32، 33، حاشیہ۔

مسیح نے اپنی آمد کی نشانیاں دی ہیں۔ وہ اعلان کرتا ہے کہ ہم جان سکیں کہ وہ کب نزدیک ہے، حتیٰ کہ دروازوں پر ہے۔ وہ ان لوگوں کے بارے میں جو یہ نشانیاں دیکھتے ہیں، کہتا ہے، 'یہ نسل اس وقت تک نہ گزرے گی جب تک یہ سب باتیں پوری نہ ہو جائیں۔' یہ نشانیاں ظاہر ہو چکی ہیں۔ اب ہم یقیناً جانتے ہیں کہ خداوند کی آمد نزدیک ہے۔ 'آسمان اور زمین ٹل جائیں گے،' وہ کہتا ہے، 'لیکن میری باتیں ہرگز نہ ٹلیں گی۔' ازمنہ کی خواہش، 631، 632۔

جب پاپائی روم کے ہاتھوں "یروشلم کے روندے جانے کے تین اور آدھے سال" اختتام کو پہنچ رہے تھے، تو "نشانوں" کا ایک سلسلہ ظاہر ہوا، جس نے مسیح کی آمد کی نشاندہی کی اور ملرائٹ تاریخ کا آغاز کیا۔ ملرائٹ تاریخ آخری دنوں میں حرف بہ حرف دہرائی جائے گی۔ وہ "نشانیاں"، جو "عظیم پاپائی ظلم و ستم کے خاتمے" پر ظاہر ہوئیں، ان کی تمثیل ان "نشانوں" سے پہلے ہی قائم ہو چکی تھی جو سن 66 سے 70 تک بت پرست روم کے ہاتھوں یروشلم کے روندے جانے کے تین اور آدھے سال کے اختتام پر ظاہر ہوئیں۔ لہذا، دو گواہوں کی بنیاد پر، ایک "علم" کے بلند کیے جانے کی "نشانی" عظیم زلزلے کے وقت ہوگی، جو جدید روم کی تاریخ میں نکل بھاگنے کے لیے انتباہ کی نشانی ہے، اور آخر دنوں میں جدید روم کے دور ظلم و ستم کے اختتام پر متعدد "نشانیاں" بھی ظاہر ہوں گی۔

ہم اس مطالعے کو اگلے مضمون میں جاری رکھیں گے۔

"لوقا کا اکیسواں باب پڑھیں۔ اس میں مسیح یہ انتباہ دیتے ہیں: 'اپنے آپ کا خیال رکھو، ایسا نہ ہو کہ کبھی تمہارے دل بدبھمی، نشہ بازی اور اس زندگی کی فکروں کے بوجھ سے بوجھل ہو جائیں، اور وہ دن تم پر ناگہاں آ پڑے۔ کیونکہ وہ تمام روئے زمین پر بسنے والوں پر جال کی طرح آئے گا۔ پس جاگتے رہو اور ہر وقت دعا کرتے رہو تاکہ تم ان سب ہونے والی باتوں سے بچ نکلنے اور ابن آدم کے حضور کھڑے ہونے کے قابل ٹھہرو' (لوقا 21:34-36)۔"

زمانے کی نشانیاں ہماری دنیا میں پوری ہو رہی ہیں، لیکن کلیسیائیں عموماً گویا غفلت کی نیند میں ہیں۔ کیا ہم نادان کنواریوں کے تجربے سے عبرت نہیں لیں گے کہ جب یہ پکار آئی، 'دیکھو، دلہا آ رہا ہے؛ اس سے ملنے کے لیے باہر نکلو،' تو انہوں نے پایا کہ ان کے چراغوں میں تیل نہیں تھا؟ اور جب وہ تیل خریدنے گئیں، تو دلہا عاقل کنواریوں کے ساتھ شادی کی ضیافت میں داخل ہوا، اور دروازہ بند کر دیا گیا۔ جب نادان کنواریاں ضیافت گاہ تک پہنچیں، تو انہیں غیر متوقع طور پر انکار کا سامنا ہوا۔ دعوت کے مالک نے کہا، 'میں تمہیں نہیں جانتا۔' وہ رات کی سیاہی میں سنسان گلی میں باہر کھڑی رہ گئیں۔ Manuscript Releases، جلد 15، 229۔